جدید دہشت گردی کے اسلوب

کرس ڈش مین*

ترجمہ: محمدایوب منیر

Ian Lesser, Bruce Hoffman, John Arquilla, David Ronfeldt, Michele Zanini, *Countering the New Terrorism* (Washington, D. C.: RAND, 1999),, 144 pages.

Jessica Stern, *The Ultimate Terrorists* (Cambridge, MA: Harvard University Press, 1999), 160 pages.

عالمگیر دہشت گردی کے حوالے سے امریکی وزارتِ خارجہ نے ۱۹۹۸ء کے سال کے بارے میں وزارت کا سالانہ جائزہ شائع کیا ہے۔ اس رپورٹ کے مندرجات کے مطابق ۱۹۹۸ء میں دہشت گردی کے جس قدر واقعات ہوئے ہیں اُن کی تعداد اگرچہ ۱۹۷۱ء کے بعد سب سے کم ہے لیکن دہشت گردی سے ہلاک و زخمی ہونے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد دہشت گرد حملوں کی تعداد میں کمی اور اس سے لاحق ہونے والے نقصان اور ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا، مذکورہ رپورٹ کے اعداد و شمار تو یہی ظاہر کرتے ہیں۔ اس کا سبب کیا ہے؟ اگر اس کا جواب فراہم ہو جائے تو دہشت گردی کے اندر رُو پذیر تبدیلیوں کے بارے میں بھی اہم معلومات مل سکیں گی۔

دہشت گردی کی موجودہ لہر کس قدر ہولناک ہے عالمی دفاعی ماہرین کا اس پر اختلاف ہے۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ دہشت گردی موجود بھی ہے اور پھیل بھی رہی ہے لیکن سرد جنگ کے زمانے میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ پر اس کے اثرات نہ ہونے کے برابر تھے۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ

* Chris Dishman, "Trends in Modern Terrorism", *Studies in Conflict & Terrorism*, Vol. 22, No. 4, 1999, pp. 357-362

دہشت گردی خوفناک حد تک پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اجتماعی تباہ کاری (Weapons of Mass Destructions' WMD) کے اسلحے سے کیا جانے والا ایک حملہ ہماری امریکی قوم کے نہ صرف بنیادی ڈھانچے بلکہ اجتماعی نفسیات کو بھی ناقابل بیان نقصان پہنچا سکتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دہشت گردی ایک تاریخی اور مسلسل عمل کا نام ہے۔ موجودہ دور کے دہشت گرد گروہ زمانۂ سرد جنگ کے گروہوں سے قطعاً مختلف ہیں۔ سیاسی موضوعات کے علاوہ مذہب، بے حد و حساب دولت، نسل پرستی اور معاشی فوائد بھی دہشت گرد گروہوں کے لیے جذبہ محرکہ ثابت ہوتے ہیں۔ خاص طور پر مذہبی دہشت گردی کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جدید دہشت گرد گروہوں کے محرکات کس قدر تبدیل ہو رہے ہیں۔ سرد جنگ کے زمانے میں، اور اس سے فوری بعد بھی دہشت گرد، مذہب کو اصل سیاسی مقاصد کے لیے بینر کے طور پر استعمال کرتے تھے لیکن موجودہ دہشت گرد گروہوں نے اپنی ہیبت ناک کاروائیوں کے لیے مذہب ہی کو اصل سبب بنا لیا ہے۔ سیاسی وجوہات کی بناء پر دہشت پھیلانے والے گروہوں کی نسبت اس گروہ کے معیار اخلاقیات ہی الگ ہیں اور اس کا حلقۂ حمایت جغرافیائی حد بندیوں میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ مذہب سے تحریک حاصل کرنے والے دہشت گردوں نے گزشتہ دس برسوں میں انتہائی دہلا دینے والی کارروائیاں کی ہیں۔ ۱۹۹۷ء میں مصر میں Luxor Temple میں ہونے والا حملہ آپ سب کو یاد ہوگا جس میں باسٹھ افراد ہلاک کر دیے گئے تھے۔

دہشت گردی کا محدود مطالعہ مناسب نہیں ہے کیونکہ اس کی نوعیت بدل رہی ہے۔ دہشت گردی ایک حربہ ہے جسے بہت سارے کردار کئی وجوہات کی بناء پر اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہر جرم دہشت گردی ہے۔ بلاشک وشبہ مجرمانہ سرگرمیوں اور دہشت گردی کے درمیان حد فاصل ہونا چاہیے۔ دہشت گردی کی محدود روایتی تعریفوں کی نسبت ایسی جامع تعریف کی ضرورت ہے جس میں دہشت گردوں کے محرکات بھی شامل ہو جائیں اور لائحہ عمل بھی۔

[امریکی] وزارتِ خارجہ کی رپورٹ Patterns in Global Terrorism کے مطابق گزشتہ برس دہشت گردی کی جس قدر کارروائیاں ہوئیں اُن میں چالیس فیصد حملے امریکی شہریوں پر کیے گئے۔ تنزانیہ اور کینیا کے اندر امریکی سفارت خانوں پر حملے میں امریکیوں کا سب سے زیادہ جانی نقصان

ہوا۔ ان حملوں میں جدید دہشت گردی کے ایک اور المناک پہلو کا انکشاف ہوتا ہے اور وہ عارضی دہشت گرد ہیں جو خود بخود فیصلہ کرتے ہیں لیکن مذہبی، نسلی یا اسی قسم کی دیگر وجوہات ان کی کارروائیوں کا سبب بنتی ہیں۔ یہ منقسم دہشت گرد، ممکن ہے کسی واحد ادارے سے مالی فوائد حاصل کرتے ہوں لیکن وہ کارروائیاں الگ الگ اور ایک دوسرے سے لاتعلق ہو کر کرتے ہیں تاکہ انسداد دہشت گردی کے ادارے اُن پر ہاتھ نہ ڈال سکیں۔ علاوہ ازیں ان کے ذریعے ان کے ناخداؤں (higher sponsors) تک پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

امریکہ کے تحقیقاتی ادارے RAND نے دہشت گردی کے غیر روایتی طریقوں کے بارے میں مضامین *In Countering the New Terrorism* میں یکجا کر دیے ہیں اور دہشت گرد حملوں کی واقعاتی تفصیل (chronology) بھی شائع کر دی ہے۔ عالمگیر دہشت گردی کے ماہر بروس ہوف مین نے اپنے مضمون میں وضاحت کی ہے کہ گزشتہ دس برسوں میں دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ کی کیا وجوہات ہیں۔ اُس کا کہنا ہے کہ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۲ء تک مذہبی دہشت گرد چھ گنا ہو گئے اور اُس کے بعد ان میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا، مذہبی دہشت گردوں کی منفرد اخلاقیات یہ ہے کہ وسیع پیانے پر لوگوں کو ہلاک کر دیا جائے۔ ہوف مین تحریر کرتا ہے:

> ''مذہبی دہشت گرد سمجھتا ہے کہ تشدد مذہبی فرض ہے، مذہب کے عائد کردہ احکامات کی تعمیل ہے اور سمجھتا ہے کہ مقدس کتابیں اس کا جواز فراہم کرتی ہیں'' (ص ۲۰)

مذہبی وجوہات سے دہشت گرد واقعات میں ۱۹۹۵ء میں اوکلاہاما شہر کے فیڈرل آفس کی عمارت کو بم سے اڑانا شامل ہے اسی طرح ۱۹۹۳ء میں بھارت میں بم دھماکوں کے کئی واقعات ہوئے جن میں ۴۰۰ افراد ہلاک ہوئے۔

جان آرکیلا، ڈیوڈ رون فیلٹ اور مائیکل زنینی نے دہشت گرد تنظیموں کے تنظیمی، نظریاتی اور تکنیکی پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ اُنہوں نے انفرمیشن ٹیکنالوجی کا بھی اس پس منظر میں مطالعہ کیا ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ انٹرنیٹ کی دنیا کے دہشت گرد (cyber-terrorists) اس اعلیٰ ٹیکنالوجی کو یکسر تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے جبکہ کچھ دوسرے افراد کا خیال ہے کہ دہشت گرد اس کو تباہ نہیں کریں گے کیونکہ اگر ایسا کیا

تو اُن کے اپنے رابطے منقطع ہو جائیں گے، تاہم وہ ''نظام میں خرابیاں'' پیدا کر کے اپنا وجود منوا سکتے ہیں۔ اب تک دہشت گردوں کو قابو کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں وہ عموماً غیر سود مند رہی ہیں۔ اسی طرح متوازی قیادت تیار کرنے کا کام بھی مطلوبہ فوائد نہ دے سکا۔ حماس، حزب اللہ اور دیگر ایسی تنظیموں کے تجربے سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ سراغ رسانوں کا اہم کردار ہے۔ کئی مثالیں موجود ہیں کہ مخبر اور سراغ رساں امریکی قانونی اداروں کے لیے مفید ثابت ہوئے ہیں۔ پاکستان سے میر عامل کانسی کو گرفتار کیا گیا، اسی طرح مین ہٹن، اقوام متحدہ بلڈنگ اور نیو یارک سب وے کو تباہی سے بچایا گیا۔ حماس کے لوگ زیادہ تر کم عمر افراد کو اپنی تحریک میں شامل کرتے ہیں اور اس طرح ایجنٹس کا ان میں شمول مشکل ہو جاتا ہے۔ RAND کے پالیسی ساز متفکر ہیں کہ جدید دہشت گرد کیمیائی، حیاتیاتی یا نیوکلیائی ہتھیار امریکہ یا امریکی شہریوں کو تباہ و برباد کرنے کے لیے کسی بھی وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ دہشت گرد زہریلی گیس کے ذریعے تباہی پھیلا سکتے ہیں جس طرح ٹوکیو میں ۱۹۹۵ء میں زیر زمین ریلوے کے اندر ہوا۔ اسی بنا پر ماہرین دہشت گردی کا خدشہ ہے کہ کیمیکل گیس کے ذریعے تباہ کاری کا واقعہ آئندہ امریکہ میں پیش آ سکتا ہے۔ جیسیکا سٹرن نے اپنی کتاب *The Ultimate Terrorism* میں اسی موضوع پر بحث کی ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دہشت گرد گروہ نیوکلیائی، بائیالوجیکل اور کیمیکل ہتھیار خرید کر امن عالم کو موت کے ہم آغوش کر سکتے ہیں۔

سٹرن کا خیال یہ ہے کہ دہشت گرد محدود پیمانے پر کیمیائی یا حیاتیاتی ہتھیار تیار کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں۔ دہشت گرد کوشش کریں گے کہ محدود پیمانے پر انسانی آبادی کو تباہ کرنے والا غذائی زہر (food poison) یا مائع محلول استعمال میں لائیں اور کوئی ایسی گیس استعمال نہ کریں جس سے وسیع پیمانے پر آبادی دم گھٹنے سے مر جائے۔ ایسا Radiological مواد موجود ہے کہ جو ایک محدود جگہ پر موجود پانی کو خراب کر دے۔ سٹرن نے سابقہ سوویت یونین کے زوال اور ایٹمی سائنسدانوں کے انتشار کے حوالے سے یہ بھی لکھا ہے کہ روس کے WMO-Complex کے بدعنوان افسروں اور سائنسدانوں کے ذریعے پلوٹونیم اور یورینیم دیگر اداروں یا ممالک کو سمگل ہو سکتا ہے۔ ریڈیو ایکٹو آئی سوٹوپس کی چوری کی کئی وارداتیں وہاں ہو چکی ہیں۔

روس اور امریکہ کے پالیسی سازوں کی توجہ سٹرن نے ایک اور پہلو کی طرف بھی دلائی ہے۔ تازہ ترین رپورٹس کے مطابق روسی سائنسدان انٹرنیٹ پر اپنی خدمات فراہم کررہے ہیں اور عالمی خریداروں کو NBC کی معلومات فروخت کررہے ہیں اگرچہ روسی سائنسدان کہیں اور جاکر انہی مقاصد کے حصول کے لیے ملازمت نہیں کررہے۔ لیکن یہ کب تک ممکن ہوگا کہ بھوکے سائنسدانوں یا بدعنوان افسروں کو فنی مہارت فروخت نہ کرنے پر مجبور رکھا جائے۔

اگر نیوکلیائی، حیاتیاتی یا کیمیکل ہتھیاروں کا امریکی عوام یا کسی اور ملک کی پبلک پر استعمال ہوتو اس کے معاشرے پر شدید نفسیاتی اثرات ہوں گے اس کا فوری ردعمل بھی ہوسکتا ہے۔ اگرچہ اس قسم کے ہتھیاروں کے استعمال کی چند مثالیں ہی ہیں۔ ٹوکیو میں جو گیس پھیلانے کا واقعہ ہوا تھا اس کا اتنا شدید اور تکلیف دہ ردعمل نہیں ہوا تھا لیکن دیگر ممالک میں اس کے پاگل پن کی حد تک ردعمل کا امکان ہے۔ حیرت ہے کہ جاپان میں اوم تنظیم جڑیں پھیلا رہی ہے اور عوام الناس کی طرف سے احتجاج کا سلسلہ بھی ختم ہو چلا ہے۔ اگرچہ RAND کے شائع کردہ مضامین اور سٹرن کی کتاب دہشت گردی کے حوالے سے اہم معلومات فراہم کرتی ہیں تاہم چند پہلو تشنہ ہیں۔

اپنی کارروائیوں کے لیے رقوم کے حصول کے لیے دہشت گرد، غیر قانونی اور غیر اخلاقی سرگرمیوں میں بھی ملوث ہورہے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ دہشت گردوں اور جرائم پیشہ گروہوں اور ان کے سربراہوں کے درمیان کسی نہ کسی سطح پر ربط و تعلق پیدا ہوجاتا ہے۔ دہشت گرد، جرائم پیشہ گروہوں کے لیے راستہ ہموار کریں اور جرائم پیشہ گروہ، دہشت گردوں کا کام آسان کردیں۔ جرائم پیشہ لوگوں کو ریاست جو رعایتیں دے اس سے دہشت گردوں کو بھی سہولت مل جائے، سرد جنگ کے خاتمے کے بعد مختلف ممالک نے دہشت گردی کی سرپرستی کم کردی ہے اس لیے دہشت گرد نئے حلیفوں اور نئے معاون گروہوں کی تلاش میں سرگرم عمل بھی ہیں اور کامیاب بھی۔ اس صورت میں امکان ہے کہ منظم مجرم گروہ، دہشت گرد گروہوں کے معاون بن جائیں اور انہیں دولت، اسلحہ، تباہ کن مواد اور دیگر ممنوعہ چیزیں صرف اس لیے فراہم کریں تاکہ وہ اس کے کام آسکیں۔

دورِ جدید کی گوریلا تحریکیں اپنی پُرتشدد سرگرمیوں اور حملوں کے لیے رقوم کے حصول کے لیے دیگر

ناجائز حربوں کا سہارا لے رہی ہیں۔ یہ تحریکیں دہشت گردی کو حربے (tactic) کے طور پر استعمال کرتی ہیں، دونوں کے درمیان فرق صرف یہ ہے کہ دہشت گرد عموماً زمین حاصل کرنے کے قابل یا خواہش مند نہیں ہوتے۔ چند مثالیں موجود ہیں کہ جرائم پیشہ گروہوں اور گوریلوں نے ایک دوسرے کی امداد کی ہے۔ کوسووا لبریشن آرمی اور ایسٹرن یورپین سنڈیکیٹ کے ربط وضبط کو مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ دوسری مثالوں میں اتنے واضح ثبوت تو نہیں ہیں۔ کولمبیا کی انقلابی مسلح افواج (FARC) کولمبیا کے منشیات تیار کرنے والے گروہوں پر ٹیکس عائد کرتی ہیں اور محدود پیمانے پر کوکین کی کاشت اور تیاری بھی کرتی ہیں لیکن اس کے واضح ثبوت موجود نہیں ہیں کہ FARC کی قیادت کے منشیات فروشوں کی قیادت سے روابط ہیں۔ انسداد دہشت گردی کے ماہرین کو چاہیے کہ وہ دیکھیں کہ منشیات سمگلنگ کرنے والوں سے ربط ضبط کے بعد دہشت گردی نیا رخ اختیار کرے گی۔ اگر مالی صنعت سیاسی مقصد پر غالب آ جائے تو دہشت گردی بالکل اجنبی رخ اختیار کرے گی۔ اگر چشم تصور سے ہم دیکھیں کہ ایک دہشت گرد گروہ جس کو سیاسی حمایت بھی حاصل ہے اور اس کے پاس وسیع ذرائع ووسائل بھی ہیں اور اس کے درپردہ منشیات پیدا کرنے اور سمگل کرنے والوں کے ساتھ تعلقات ہیں اور اس کا سیاسی چہرہ بھی محفوظ ہے۔ یہ اشتراک کیا کیا تباہیاں نہ لائے گا۔ انسدادِ دہشت گردی کے ماہرین اس حقیقت کو مدنظر رکھیں کہ سیاسی دہشت گردوں کی نسبت مجرم گروہوں سے تعاون حاصل کرنے والا دہشت گرد زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگا کیونکہ مالی فائدے کے حصول کے لیے وہ کسی بھی پستی میں اُتر سکتا ہے۔ یہ سوال تا حال باقی ہے کہ نئے اور پرانے دہشت گردوں کی یہ صفیں کیا اپنے ہتھیار امریکی شہریوں کے خلاف استعمال کریں گی، ابھی تک تو اس کے کم شواہد ہی موجود ہیں لیکن امکان بے انتہا ہیں۔